بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر
روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۶ ہجرت ۱۳۴۷ ہش | ۱۷ صفر ۱۳۸۸ھ | ۱۶ مئی ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۰۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِس جماعت کو تیار کرنے سے یہی غرض ہے کہ ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے

تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو اور یہ اخلاقِ حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو۔

"اِس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقوےٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاقِ حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا اور مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے چاہیئے کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دُعا کرے کہ اللہ تعالےٰ اس کی اصلاح کر دیوے اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے۔ جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالےٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ پس جب تک تبدیلی نہ ہو تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالےٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفاتِ حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۷ و ۱۲۸)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ تا حال نقرس کی تکلیف ہے اور درد بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

حضور ایدہ اللہ سے ملاقاتوں کے متعلق ضروری اعلان

ربوہ ۵ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ علالتِ طبع کے باعث آج احباب سے ملاقات نہیں فرما سکے نیز کل ۱۶ مئی بروز جمعرات بھی ملاقاتیں بند رہیں گی احباب مطلع رہیں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

ربوہ ۵ مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو اب بھی روزانہ بخار ہو جاتا ہے۔ کھانسی کی تکلیف بھی ابھی چل رہی ہے گو پہلے کی نسبت اس میں خفیف سا فرق ہے۔ احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

ربوہ ۵ مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریکِ جدید رقم فرماتے ہیں:

"مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن کی والدہ محترمہ گذشتہ چند ماہ سے علیل چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے صحت یاب فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ ان کی عمر میں برکت ڈالے آمین"

میری والدہ صاحبہ بعارضہ فالج بیمار ہیں احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (عبدالمنان مربی سلسلہ احمدیہ عالی نفس عمر ہسپتال ربوہ)

درخواستِ دُعا

(حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

احباب میرے لئے دُعا کریں۔ کچھ عرصہ سے بیمار ہوں۔ چند دنوں سے تو ٹانگ میں شدید درد ہے جس کی وجہ سے مجھے چلنا پھرنا بھی مشکل ہے۔

احباب دعا کے لئے اکثر خطوط لکھتے رہتے ہیں اب میں فرداً فرداً ان کے جواب لکھوا بھی نہیں سکتی۔ البتہ دعا سب کے لئے کر دیتی ہوں۔

سعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۶۸ء

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ

(۵)

اصل بات یہ ہے کہ فاضل مضمون نگار نے حیوانی اور انسانی کردار میں جو اختلافات ہیں اس کی صرف ایک ہی صورت پر غور کیا ہے۔ حالانکہ انسان اور حیوان کے کردار کے تمام پہلوؤں میں یہ اختلاف نظر آتا ہے۔ مثال کے طور پر جنسی جذبہ ہی کو لے لیجئے۔ انسان اس بنیادی جذبہ کی تسکین کے لئے جس پستی میں گر جاتا ہے کوئی حیوان اس حد تک نہیں گرتا۔ امریکہ کے مشہور یادری گراہم کی بیوی نے کیا خوب کہا ہے کہ آج جو جنسی جذبہ کی تسکین کے لئے اہل امریکہ پست اور غیر اخلاقی طریقے استعمال کرتے ہیں ان کو دیکھ کر تو یہ کہنا پڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو نعوذ باللہ سدوم اور عمورہ کے لوگوں سے معذرت کرنی چاہیئے۔ کیا کوئی حیوان بھی اس پستی تک اترا ہے جس تک انسان اتر رہے ہیں۔

اگر صاحب مضمون کے ارتقائی استدلال کو اندرون نوع کے مسئلہ میں صحیح سمجھ لیا جائے تو پھر کیوں نہ یہ بھی صحیح سمجھا جائے کہ جنسی جذبہ کے اظہار میں انسان جس پستی میں گر جاتا ہے۔ اس کی یہ وجہ ہے کہ کروڑوں سال پہلے اس کے ارتقاء میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے اور یہ ارتقا پھر معلوم نہیں کتنے کروڑوں سال کے بعد کسی حادثہ سے پھر شروع ہوگا۔ اسی طرح آپ دیکھیں گے کہ دوسرے اخلاقی معاملات میں بھی جہاں حیوان ایک حد تک معتدل طریق اختیار کرتا ہے وہاں انسان حد اعتدال سے گزر جاتا ہے۔ ذخیرہ اندوزی کو ہی دیکھ لیجئے چیونٹیاں اور شہد کی مکھیاں اور بعض دوسری حیوانی نوعیں اسی حد تک ذخیرہ کرتی ہیں جس حد تک ان کو اس عرصہ میں ضرورت ہوتی ہے۔ جب وہ خوراک حاصل نہیں کر سکتیں۔ کیا انسان بھی جب ذخیرہ اندوزی کرتا ہے تو کسی حدود کے اندر رہتا ہے۔ کیا لاکھ پتی کروڑ پتی اور کروڑ پتی ارب پتی بننے کے لئے دن رات نہیں لگے رہتے۔ الغرض آپ انسانی اور حیوانی کردار کے موازنہ سے ہر بات میں دیکھیں گے کہ انسان ایک طرف تو چاہ ضلالت میں گر سکتا ہے اور دوسری طرف اعلیٰ سے اعلیٰ مقام پر پہنچ سکتا ہے۔

ہم نے انسان اور حیوان میں اختلاف کی یہ دو مثالیں محض اختصار کے لئے دی ہیں ورنہ دیکھا جا سکتا ہے کہ انسان ہر معاملہ میں حد اعتدال سے گزر جاتا ہے۔ اگر ارتقاء میں رکاوٹ کا نظریہ لیا جائے تو کیا فاضل مضمون نگار ہر امر میں ارتقاء کے زمانہ اختتام کا کھوج لگانے میں جو وقت صرف ہوگا اس کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ اور کیا اس طرح یہ معاملہ حل ہو سکتا ہے اور اس کا ہمہ گیر کوئی علاج معلوم کیا جا سکتا ہے سوائے اس کے کہ جس کو مذہب نے پیش کیا ہے۔ مذہب سے ہمارا یہاں مطلب وہ دین ہے جس کی آخری صورت قرآن کریم نے پیش کی ہے۔ قرآن کریم نے نہ صرف اعتدال اختیار کرنے کی تلقین کی ہے بلکہ ایسے عملی قواعد بھی پیش کئے ہیں۔ جن کو نگاہ میں رکھنے سے انسان حد اعتدال میں رہ سکتا ہے۔ اسلام صرف یہ نہیں کہتا کہ زنا نہ کر بلکہ ایسے قواعد بھی پیش کرتا ہے جن کو نگاہ میں رکھ کر انسان زناکاری سے بچ سکتا ہے۔ اور یہ قواعد ایسے ہیں جو قابل عمل ہیں۔ جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے قرآن کریم نے چند الفاظ میں اس تمام مسئلہ کو معہ علاج کے بیان کر دیا ہے۔ اور وہ الفاظ ۴۴ وہی ہیں جو پہلے بھی پیش کئے ہیں۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ۔

اس آیہ کریمہ میں انسان اور حیوان میں بنیادی فرق کو بیان کر دیا ہے۔ جہاں انسان پیدائش کے وقت معصوم ہوتا ہے۔ وہاں جب اس پر ماحول کا اثر پڑتا ہے تو اس کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ نیکی یا بدی کا جو راستہ وہ پسند کرے اختیار کرے۔ وہ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ کے رو سے پست ترین اخلاقی حالت میں گر سکتا ہے۔ اور چونکہ نفس امارہ نیچے کی طرف گراتا ہے اس کے اثر سے بچانے کے لئے یہ نسخہ بتایا گیا ہے۔

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

یعنی انسان نفس امارہ کے ورغلانے سے صرف اسی طرح بچ سکتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور معاد پر ایمان لائے اور ان راہوں پر گامزن ہو جو اس کو جنت کی طرف راہ نمائی کرتی ہیں اور جن کی نشان دہی قرآن کریم میں کر دی گئی ہے۔ اور ان برائیوں سے بچے جو چاہ ضلالت میں گراتی ہیں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہم کو بتایا ہے کہ سیدھا طریق وہی ہے جو انبیاء علیہم السلام اور منعم علیہ لوگوں کا طریق ہے ان کے نقش قدم پر چل کر ہی زندگی کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے جہاں انسان میں غلط راستے اختیار کرنے کے امکانات رکھے ہیں۔ وہاں اس نے انسان کی حقیقی منزل کے لئے بھی چراغ راہ ہر موڑ پر رکھ دیئے ہیں تاکہ وہ حقیقی منزل کو پہنچائے اور گمراہی سے بچے۔ اس کے سوا زندگی کے مسائل کا کوئی حل نہیں ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن پڑھنے والے کی مثال

تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَاقْرَءُوْهُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهٗ فَقَرَاَهٗ وَقَامَ بِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَّحْشُوٍّ مِّسْكًا يَفُوْحُ رِيْحُهٗ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهٗ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِيْ جَوْفِهٖ كَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ (ابواب فضائل القرآن)

ترجمہ۔ قرآن سیکھو اور اسے پڑھو۔ تحقیق قرآن سیکھنے والے اور اسے پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے کی مثال کستوری سے بھری ہوئی تھیلی کی مثال ہے جس کی خوشبو سے تمام ماحول مہک رہا ہو اور قرآن سیکھ کر سو رہنے والے کی مثال اس کستوری کی ایسی تھیلی ہے جس کا منہ بند کر دیا گیا ہو۔ (قائد عظیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

اسلام کیسے غالب آسکتا ہے

(مکرم مرزا محمد سلیم صاحب اختر شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم بوریوالہ ضلع ملتان)

(نوٹ :- مضمون کا صرف خلاصہ دیا گیا ہے)

اس وقت ہمارے سامنے ایک کتابچہ "مسیحیت مغربی پاکستان میں" ہے جسے "رابطۂ دعوت و تبلیغ لاہور" نے حال ہی میں شائع کیا ہے۔ اس کتابچہ میں مسیحیت کی ترقی اعداد و شمار کے آئینہ میں پیش کی گئی ہے۔ مرتبین نے بڑی تفصیل کے ساتھ عیسائیت کے نفوذ کے ذرائع کی نشان دہی کی ہے اور بتایا ہے کہ کس طرح عیسائی اپنے مشنوں۔ سکولوں کالجوں، ہسپتالوں، دستاویزی فلموں، لٹریچر مراسلات اور مالی امداد کے ذریعہ مسلمانوں کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ مغربی پاکستان کے مختلف اضلاع اور مختلف ڈویژنوں میں جو ترقی عیسائیت نے ۱۹۵۱ء سے لے کر ۱۹۶۱ء تک کی ہے اس کے مفصل اعداد و شمار دئے ہیں مثال کے طور پر وہ لکھتے ہیں کہ ۱۹۵۱ء میں مغربی پاکستان کی کل آبادی ۳،۱۰،۶۰،۷۸۹ کروڑ تھی اور ۱۹۶۱ء میں ۳،۹۴،۲۴،۴۳۹ ہو گئی۔ گویا دس سال کے عرصہ میں مغربی پاکستان کی کل آبادی میں ۲۷ فیصد اضافہ ہوا۔ اس کے بالمقابل ۱۹۵۱ء میں مغربی پاکستان میں مسیحی آبادی ۴،۳۲،۷۰۶ لاکھ تھی اور ۱۹۶۱ء میں ۵،۸۳،۸۸۴ ہو گئی گویا عیسائیت نے دس سال کے عرصہ میں اپنی آبادی میں ۳۵ فیصد اضافہ کر لیا۔ یہ اضافہ کیسے ہوا رپورٹ کے مرتبین نے تسلیم کیا ہے

"مسیحیت میں اس قدر اضافہ نسل و تناسل سے نہیں ہوا بلکہ اسلام سے بے خبر نام نہاد مسلمانوں کے ارتداد اور پاکستان کی پسماندہ اقوام کے گمراہ کرنے کے ذریعہ ہوا ہے۔"

چنانچہ اس بات کی تائید میں انہوں نے کینیا کے رومن کیتھولک مشن کے ترجمان رسالہ پراسپیکٹر اکتوبر ۱۹۵۸ء کے شمارہ کا حوالہ دیا ہے جس میں لکھا ہے

"پاکستان میں چرچ کو اپنے تبلیغی مشن میں عظیم ترین کامیابی حاصل ہوئی ہے اور صرف گزشتہ ایک سال میں آٹھ ہزار مسلمانوں کو بپتسمہ دے کر عیسائی بنایا گیا ہے۔"

(مسیحیت مغربی پاکستان میں ص۲)

اور ایک جگہ پاکستانی مسیحی مسٹر انتھونی کی ایک تحریر بحوالہ ترجمان القرآن ماہ اپریل ۱۹۶۱ء پیش کی گئی ہے جس میں واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ

"عیسائیت کا مستقبل پاکستان میں روشن ہے۔"

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس عظیم اور خطرناک طوفانِ ضلالت کا مقابلہ کیسے کیا جائے۔ چنانچہ کتابچہ میں "لمحۂ فکریہ" کے زیر عنوان لکھا ہے:-

I لامذہب بھارت میں غیر ملکی مشنوں پر پابندی ہے۔

II برطانیہ عظمیٰ میں کوئی رومن کیتھولک سریر آرائے سلطنت نہیں ہو سکتا۔

III اٹلی میں کوئی پروٹسٹنٹ سربراہ مملکت نہیں بن سکتا۔

IV روس میں کسی دوسرے اندازِ فکر کی اشاعت ممکن نہیں۔

لیکن — پاکستان کی اسلامی ریاست میں مذہبی رواداری، اقلیت نوازی بلکہ دینی بے حسی کے نتیجہ میں ہر کسی کو دین پر ڈاکہ ڈالنے کی اجازت ہے بلکہ .... خود اربابِ اقتدار ممنونیت کے ساتھ ان کی طرف دستِ تعاون بڑھا رہے ہیں۔"

(مسیحیت مغربی پاکستان میں ص۱۰)

گویا علاج یہ تجویز کیا گیا ہے کہ مسیحی مشنوں پر پابندی لگا دی جائے اور ثبوت کے طور پر بھارت۔ برطانیہ۔ اٹلی اور روس کی حکومتوں کے طرزِ عمل کو پیش کیا گیا ہے مگر افسوس کہ ہم اس موقع پر "رابطہ دعوت و تبلیغ" والوں کے ساتھ اتفاق نہیں کر سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ پابندی بذاتِ خود اعترافِ شکست کی آئینہ دار ہے اور اسلام اور قرآن کی دعوت کو باطل کرنے والی ہے وہ قرآن کریم جس نے چاردانگِ عالم میں بآوازِ بلند یہ اعلان کیا تھا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ آج اسی کے پیروکار یہ اعلان کرتے ہوئے پائے گئے ہیں کہ ہم دلیل و برہان پیش کرنے سے عاری ہیں اور حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ مسیحی مشنوں کو بند کر کے ہمارا دین محفوظ کر دیا جائے مگر یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اسلام کی حفاظت و صیانت کی ذمہ داری کسی حکومت پر نہیں بلکہ خود خدا نے اپنے ذمہ لی ہوئی ہے جیسے کہ وہ فرماتا ہے

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔

کہ ہم نے اس ذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

آیت قرآنی

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ

کے متعلق ائمہ سلف اور مفسرین نے بالاتفاق تسلیم کیا ہے کہ اس آیت میں جس غلبۂ اسلام کا ذکر ہے وہ کامل طور پر مسیح موعود اور مہدی معہود کے زمانہ میں ہو گا اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

"كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّتِي أَنَا فِي أَوَّلِهَا وَالْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ فِي آخِرِهَا"

وہ امت کیسے ہلاکت کا شکار ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میں خود اور اس کے آخر میں مسیح موعود اسلام کا دفاع کرنے والا ہو گا۔ یعنی جیسے آج اسلام روشن اور تابندہ دین ہے ایسے ہی جب اس پر غربت کا دور آئے گا اس وقت مسیح موعود کے ذریعہ اسلام اس دورِ غربت سے نکل کر ترقی کی منازل طے کرے گا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عیسائیت کی شوکت کو توڑنے کا کام مسیح موعود کے ہاتھوں ہو گا وَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ اس جملہ کو مؤکد بلام اور نون ثقیلہ اسی لئے بیان کیا گیا ہے کہ ایسا ضرور ہو کر رہے گا اور عیسائیت مسیح موعود کے ہاتھوں شکستِ فاش کھائے گی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھا چکا ہے یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہو گا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علومِ جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکرِ نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفۂ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علومِ مخالفہ کی حیثیتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنتوں کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہی ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو الٰہی طاقت ایسا ضعیف کر دے کہ کالعدم کر دیوے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام حاشیہ ص۲۵۴-۵۵)

چنانچہ جو کام جماعت احمدیہ نے اسلام کی سربلندی کے لئے انجام دئے ہیں انکا اعتراف خود بیرونی محققین نے کیا ہے۔ چنانچہ نائیجیریا کا ایک کثیر الاشاعت اخبار Christian Faith in Danger لکھتا ہے:-

"ہم چرچ کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو سنبھالے اگر ہماری اس تنبیہ کی طرف توجہ نہ دی گئی تو عین ممکن ہے کہ اسلام فاتحانہ انداز

میں جنوبی نائیجیریا کے آخری سرے تک پہنچ جائے۔"

اسی طرح Chirazi Mohammad کا مصنف لکھتا ہے:۔

"غانا کے شمالی حصہ میں رومن کیتھولک کے سوا عیسائیت کے تمام اہم فرقوں نے محمدؐ کے پیرؤں کے لئے میدان خالی کر دیا ہے۔ اشانٹی اور گولڈ کوسٹ کے جنوبی حصوں میں عیسائیت آج کل ترقی کر رہی ہے لیکن جنوب کے بعض حصوں میں خصوصاً ساحل کے ساتھ ساتھ احمدیہ جماعت کو عظیم الشان فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ یہ خوشکن توقع کہ گولڈ کوسٹ جلد ہی عیسائی بن جائے گا اب معرضِ خطرہ میں ہے اور یہ خطرہ ہمارے خیال کی وسعتوں سے کہیں زیادہ عظیم ہے کیونکہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ایک خاصی تعداد احمدیت کی طرف کھنچی چلی جا رہی ہے اور یقیناً (یہ صورتِ حال) عیسائیت کے لئے کھلا چیلنج ہے تاہم یہ فیصلہ ابھی باقی ہے کہ آئندہ افریقہ میں ہلال کا غلبہ ہوگا یا صلیب کا۔"

ہالینڈ کے مختلف شہروں کے پانچ اخبارات نے زیرِ عنوان "اسلامی ہلال یورپ کے افق پر" سوالیہ نشان دے کر لکھا ہے:۔

"یورپ کا نوجوان طبقہ عیسائیت سے کچھ بیزار ہو رہا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں وہ کسی بھی دوسری چیز کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے دوسری طرف اسلام یورپ میں اتحاد کا علم لئے ہوئے ہے اور یہ نوجوان ادھر مائل ہو رہے ہیں۔ اس بہاؤ کو روکنے کے لئے اور اس تبلیغ کے اثرات کو تھامنے کے لئے جس کا سب سے طاقتور انجن جماعتِ احمدیہ ہے ہمیں اس کی راہ میں ایک مضبوط ستون گاڑنا ہوگا۔"

جب عیسائی خود عیسائیت سے دستبردار اور بیزار ہو رہے ہیں اور انہیں یہ خطرہ لاحق ہو رہا ہے کہ اسلام ہمیں کھانے کو آ رہا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے بعض مسلمان کیوں تثلیث کا شکار ہو رہے ہیں اور کیوں عیسائیت انہیں نگلنے کے لئے دوڑ رہی ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیت کے استیصال کے لئے یہ نسخہ بیان فرمایا ہے کہ:۔

"تم اپنے تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں پہلو بدل لو اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے۔ یہی ایک بحث ہے جس میں فتح یاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دوگے ۔۔۔۔ جب تم مسیح کا مُردوں میں داخل ہونا ثابت کر دوگے تو اس دن تم سمجھ لو کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا یقیناً سمجھو کہ جب تک ان کا خدا فوت نہ ہو ان کا مذہب فوت نہیں ہو سکتا ۔۔۔۔ ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے اس ستون کو پاش پاش کرو پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے۔" (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۲)

چنانچہ آپ کے پیشکردہ علم کلام کا یہ اثر ہوا کہ عیسائیوں کے دلوں پر اسلام کا رعب پڑ گیا اور ۱۸۹۴ء میں دنیا بھر کے پادریوں کی جو کانفرنس لنڈن میں منعقد ہوئی اس میں لارڈ بشپ آف گلوسٹر ریورنڈ چارلس جان ایلی کوٹ نے صدارتی تقریر میں کہا:۔

"اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں۔ مجھے ان لوگوں نے جو صاحبِ تجربہ ہیں بتایا ہے کہ ہندوستان کی برطانوی مملکت میں ایک نئی طرز کا اسلام ہمارے سامنے آ رہا ہے ۔۔۔۔ یہ اُن بدعات کا سخت مخالف ہے جن کی بنا پر محمدؐ کا مذہب ہماری نگاہ میں قابلِ نفرین مذہب ہے اسلئے اس جھوٹے پیغمبر کو پھر وہی پہلی سی عظمت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ یہ نئے تغیرات بآسانی شناخت کئے جا سکتے ہیں۔ پھر یہ نیا اسلام اپنی نوعیت میں مدافعانہ ہی نہیں بلکہ جارحانہ حیثیت کا بھی حامل ہے۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ ہم سے بعض اس کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔"

(دی آفیشل رپورٹ آف دی مشنری کانفرنس دی انگلیکن کمیونین ۱۸۹۴ء صفحہ ۶۴)

اس وقت تو خود مسیحی حضرات پکار اٹھے ہیں کہ مسیح کو خدا ماننا اس زمانہ میں لوگوں کے لئے مشکل ہے۔ چنانچہ ایڈون لوئیس جو امریکہ میں ایک مذہبی ادارے میں مسیحی دینیات کے پروفیسر ہیں لکھتے ہیں:۔

"بیسویں صدی کے لوگ مسیح کو خدا ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔"

اور سینٹ جونیئر کالج آکسفورڈ کے پریذیڈنٹ سر ساؤل نازوڈ لکھتے ہیں:۔

"یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ یورپ اور امریکہ کے مردوں اور عورتوں کا ایک بڑا حصہ اب عیسائی نہیں رہا ہے اور شاید یہ کہنا بھی صحیح ہوگا کہ ان کی اکثریت اب ایسی ہی ہے۔"

(Has The Church Failed. P. 125)

ہمیں کتابچہ میں "لمحۂ فکریہ" کے زیرِ عنوان تحریر کی ہوئی باتوں سے ہرگز اتفاق نہیں ہو سکتا کیونکہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ زندگی کے ہر موڑ پر خدا کا برگزیدہ رسول ہمارا راہنما ہے۔ برطانیہ۔ روس۔ اٹلی اور بھارت ہمارے لئے نمونہ نہیں۔ مرتبین کتابچہ کا فرض تھا کہ وہ خدا کے رسولؐ کی زندگی سے کوئی نمونہ پیش کرتے کہ ایک وقت ان پر ایسا آیا کہ انہوں نے دوسرے مذاہب کے لوگوں کے لئے تبلیغ کے دروازے بند کر دئے تھے یا خلفائے راشدین ہی کے زمانہ کا کوئی واقعہ پیش کرتے مگر چونکہ اسلام میں اس بات کی گنجائش ہی نہیں ناچار کتابچہ کے مرتبین کو روس۔ اٹلی۔ بھارت اور برطانیہ کی پناہ لے کر یہ بات پیش کرنی پڑی کہ عیسائی مشنوں کو بند کیا جائے۔ بتایا جائے شکست کھانا اور کس چیز کا نام ہے۔

کتابچہ کے آخر میں مختلف طبقات سے کچھ معروضات بھی کی گئی ہیں ایک بات جو بڑی ہی قابلِ تعریف ہے یہ کہ علماء کرام سے درخواست کی گئی ہے کہ

"طاغوتی قوتوں کے مقابلہ میں اور اسلام کے دشمنوں کے مقابلہ میں سینہ سپر ہونے میں اپنے مسلک اور مکتبِ فکر سے بالاتر ہو کر ایک دوسرے سے تعاون کیجئے آپ کے باہمی اختلافات دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کرتے ہیں اور مسلم عوام کو بددل کر رہے ہیں۔"

آخر میں ہم گزارش کرتے ہیں کہ خواہ آپ کسی مکتبِ فکر سے متعلق ہوں عیسائیت کو شکست صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ آپ متحد ہو جائیں اور ان اعتقادات کو خیرباد کہہ دیں جن کے باعث عیسائیت کو قوت ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرماوے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

ضروری اعلان برائے توجہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

بعض جماعتوں کے بعض عہدہ داران نئے انتخابات عمل میں آنے کے بعد یہ سمجھتے ہیں کہ "اب اس عہدہ کے فرائض سرانجام دینا نئے منتخب شدہ عہدہ دار کا کام ہے"۔ اور اس طرح وہ عملاً اس عہدہ کے فرائض کی سرانجام دہی میں کم دلچسپی لیتے ہیں جس سے مقامی جماعت کے کام میں سستی پیدا ہو جاتی ہے۔

لہٰذا جملہ جماعتوں کے عہدہ داران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ قاعدہ ۳۱ء کے مطابق جب تک جدید عہدہ داران کی منظوری کا اعلان شائع نہ ہو یا بذریعہ جماعت متعلقہ عہدہ دار کو اطلاع نہ ہو جائے اس وقت تک سابقہ عہدہ دار ہی کام کرتے رہیں گے۔

امید ہے کہ عہدہ داران مندرجہ بالا قاعدہ کے مطابق اپنے مفوضہ فرائض کو خوش اسلوبی اور پوری دلچسپی کے ساتھ سرانجام دیتے ہوئے زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کریں گے۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اذکروا موتاکم بالخیر

حضرت شیخ محمد افضل صاحب پٹیالوی

(مکرم محمد سلیم احمد صاحب)

(۳)

شیخ صاحب کی زبان میں بڑی تاثیر تھی چند مثالیں اس وقت پیش کرتا ہوں۔ آپ ہی کے الفاظ میں

"میں نوکری کے بعد تجارت کی کوشش کرتا رہا۔ اس سلسلہ میں دہلی گیا اور وہاں گھوڑوں کا کاروبار کیا۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے اتنا فائدہ دیا کہ ایک سے دو اور دو سے چار ہوتے ہوتے ۴۰ گھوڑے ہو گئے۔ میں ان کے انتظام اور گھوڑوں کی نظام وغیرہ میں پریشان رہتا تھا۔ ایک دن میں رات کو گرمی کے موسم میں اوپر کھلی چھت پر لیٹا تھا۔ چھتارے دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آ گئے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر غور کرتا رہا۔ معاً خیال آیا کہ دیکھو میرے چالیس گھوڑے ہیں۔ ان کا انتظام کرنا تنگ کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اتنی مخلوق کو رزق کیسے پہنچاتا ہوگا۔ یہ ایک شیطانی وسوسہ تھا۔ میں نے بہت استغفار کی تھوڑی دیر کے لئے آنکھ لگی تو جب اٹھا تو ایک عربی کا فقرہ زبان پر جاری تھا۔ مجھے اس کا مطلب سمجھ میں نہ آیا۔ مولوی صاحب سے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ اپنی طاقتوں کو اللہ کی طاقتوں سے مقابلہ مت کرو۔ مجھے اسی دن خیال ہو گیا کہ یہ کاروبار نہیں چلے گا۔ چنانچہ ۷ ماہ کے اندر گھوڑے مر گئے اور میں واپس پٹیالہ آ گیا۔

جب حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب پٹیالہ میں اسسٹنٹ سرجن تھے تو ایک روز ہم چند دوستوں کے ساتھ شکار کھیلنے گئے شکار کے پیچھے ہم دور نکل گئے۔ ساتھی بچھڑ گئے اور ہم گھنے جنگل میں چلے گئے۔ ہوائی فائر کئے مگر ساتھی نہ مل سکے۔ کھانا ان کے پاس تھا۔ ہم بھوکے وضو کر کے نماز میں ادا کرنے لگے۔ نماز میں میرے دل میں خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ اس وقت گرم گرم حلوہ کھلوائیں تو کتنا مزہ آئے۔ میں نے سلام پھیرا ہی تھا کہ ایک بچی جس کی عمر ۹، ۱۰ سال کی ہوگی ایک سینی میں حلوہ لے کر آئی اور میرے سامنے رکھ کر درختوں میں چلی گئی۔ ہم دونوں نے الحمد للہ کہہ کر حلوہ کھایا۔ جو نہایت لذیذ۔ گرم اور شیریں تھا۔ گھی اس قدر تھا کہ جی میں پان کھانے کا خیال آ گیا۔ ابھی میں اپنی انگلیاں ہی صاف کر رہا تھا کہ وہی بچی پانوں کی طشتری لے کر آ گئی۔ جب وہ جانے لگی تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پوچھا بتا کون ہے اور کہاں سے آئی ہے اس پر وہ رونے لگی اور ڈاکٹر صاحب نے کہا چھوڑ دو کیوں تنگ کرتے ہو بچی کو وہ جلدی سے چلی اور پھر نہ آئی۔ دوسری صبح کو ہمارے ساتھی ملے کہنے لگے یہاں تو دس دس کوس تک کوئی گاؤں نہیں۔

جب نوکری سے الگ ہوا تو سخت تنگی کے دن آ گئے سمجھ میں نہ آتا کہ کیا کروں۔ ایک دن خواب میں دیکھا کہ میں پولیس انسپکٹری کا امتحان دے رہا ہوں اور پرچے سب اکٹھے مل گئے۔ میں جلدی جلدی پرچے یاد کرتا ہوں کہ آنکھ کھل جاتی ہے۔ میں نے اٹھتے ہی سوال لکھ لئے اور دوسرے دن سکھ افسر جس کو میں نے سکول کا چارج دیا تھا کے پاس گیا اور کہا کہ میں ٹیوشن پڑھانا چاہتا ہوں۔ امتحان میں صرف ایک ماہ تھا۔ دو سکھ لڑکے پڑھنے آنے لگے اور مجھے کثیر فیس پہلے دی اور شرط ٹھہری کہ اگر وہ فیل ہوئے تو رقم واپس۔ جب امتحان ہوا تو پرچے وہی تھے۔ جو مجھے خواب میں دکھلائے گئے تھے۔ دونوں اول اور دوئم آئے اور اس کے بعد یہ سلسلہ قائم ہو گیا اور کئی سال اس کش سے گذر گئے۔

حضرت نانا صاحب بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ مرنے سے چند ماہ پہلے مجھے خواب میں نظر آئے۔ خواب آیا کہ پٹیالہ میں ہمارا خود اپنا مکان ہے میرے دادا ان حضرت شیخ کرم الٰہی صاحب صحن میں نئے کپڑے پہنے بیٹھے ہیں۔ جیسے کسی کا انتظار ہو۔ اتنے میں سامنے کا دروازہ کھلتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑی شاہانہ شان سے داخل ہوتے ہیں۔ اور سلام دعا کے بعد فرماتے ہیں "شیخ صاحب ہمارے ساتھ دو سکھ بھیجیں جو ہمیں پیار دکھلا دیں۔ اس پر دادا جان کہتے ہیں حضور میں اور بھائی محمد افضل حاضر ہیں۔ سکھوں کی کیا ضرورت ہے" اسپر حضور فرماتے ہیں "بہت خوب" اور ایک بازو سے دادا جان کو اور دوسرے سے نانا جان کو پکڑ کر باہر تشریف لے جاتے ہیں۔

میں اس خواب سے سمجھ گیا تھا کہ شیخ صاحب کا وقت نہایت نزدیک ہے اور اس سے ان کو اور ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کو اطلاع دی گئی۔

دعا فرمادیں کہ ان کی روح اللہ تعالیٰ کے حضور بلند درجات حاصل کرے۔ اور ان کی اولاد کو اللہ تعالیٰ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی توفیق دے اور احمدیت اور خلافت کی غلامی میں زندہ رکھے اور موت دے ان کی خوبیوں کو اپنے میں پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمادے اور ہمارا دین اور دنیا میں حامی و ناصر ہو۔

وابستہ ہو گئے ہیں مسیحِ زماں سے ہم

61

ہیں بے نیاز اب تو ہر اک این و آں سے ہم
وابستہ ہو گئے ہیں مسیحِ زماں سے ہم

بیتاب ہو کے شدتِ دردِ نہاں سے ہم
کچھ کہہ رہے ہیں آج پھر اہلِ جہاں سے ہم

آئے ہیں کھا کے سارے زمانہ کی ٹھوکریں
جائیں گے اب کہیں نہ ترے آستاں سے ہم

گاڑیں گے ہم ہی پرچمِ اسلام جا بجا
مانا کہ ہیں نحیف سے ہم ناتواں سے ہم

تیرے ہیں ہم تیرے ہی رہیں گے تمام عمر
خنجر سے ہوں شہید کہ سنگِ گراں سے ہم

صحرا کو آ کے ہم نے گلستاں بنا دیا
آئے تھے ایک وادیٔ جنت نشاں سے ہم

یہ وہ چمن ہے جس میں خزاں کا گذر نہیں
ڈرتے نہیں خدا کی قسم اب خزاں سے ہم

امن و اماں کے ہم ہیں جہاں میں پیامبر
آئے ہیں قادیاں سے دارالاماں سے ہم

ڈاکٹر محمود ایمن آبادی

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

درخواستِ دعا

اس سال یعنی ۶۸-۱۹۶۷ء میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر خاص فضل نازل فرمایا ہے۔ اور گذشتہ سالوں کی نسبت اس سال صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ ان جماعتوں کی فہرست جنہوں نے اس کارِ خیر میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کی گئی ہے۔ یہ فہرست نیچے درج ہے۔ تا احباب جماعت بھی ان کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ قربانی قبول فرمائے۔ انہیں اپنی رحمت اور مغفرت سے نوازے اور آئندہ اس سے بھی بڑھ کر دین اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام

(ناظر بیت المال ربوہ)

۱- چندہ عام وحصہ آمد کا بجٹ پورا لیکن چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی اسّی فیصدی سے کم

مرکز ربوہ:- دار الرحمت شرقی ضلع جھنگ:- کوٹ قاضی

ضلع سرگودھا:- بلند ہل کالونی واپڈا۔ چک ۸۶ ش۔ چاہ سردار والا۔ چک ۸۶/ج

ضلع میانوالی:- چک ۲۷ ٹی ڈی اے۔ چک ۷ ایم ایل اے

ضلع لائلپور:- چک ۲۶۱ ر ب ادھووالی۔ چک ۵۶۳ گ ب۔ منڈی روڈالہ روڈ

ضلع لاہور:- پرانی انارکلی (لاہور) سمن آباد (لاہور) ریلوے وندر

ضلع شیخوپورہ:- مریدکے۔ چک ۵ رتی ضلع گجرات:- کیرانوالہ۔ گوٹریالہ

ضلع سیالکوٹ:- دسنکے۔ ترسکہ۔ کوٹ گوندل۔ پسرور۔ چندہ کے منگولے

ضلع جہلم:- خان پور ضلع ہزارہ حویلیاں ضلع پشاور:- اسماعیل

ضلع ڈیرہ غازیخان۔ ڈیرہ غازیخان۔ ضلع ملتان:- بوڑیوالہ۔ عبدالحکیم چک ۱۲۵ ۱۰ آر

چک ۱۳ ۸ آر۔

ضلع ساہیوال:- پاکپٹن۔ گگو منڈی۔ چک ۵۰ ۱۲ ایل ضلع بہاولنگر:- چک ۱۱۱ ۳۰ آر

ضلع رحیم یار خان:- خان پور منڈی۔ بستی جھبل۔ ضلع نواب شاہ:- کنڈیارو۔

بلوچستان:- کوئٹہ ضلع کراچی:- کراچی شہر (اوسط تمام حلقہ جات)

۲- چندہ عام وحصہ آمد کی وصولی بجٹ کے قریب چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی اسّی فیصدی سے کم

مرکز ربوہ:- ربوہ (اوسط تمام محلہ جات) دار الصدر جنوبی۔ دار الصدر غربی الف۔ دار الرحمت غربی دار الرحمت وسطی۔

ضلع سرگودھا:- خوشاب۔ بھیرہ۔ بھلوال۔ چک ۳۹ ڈی بی۔ کھائی کلاں۔ چک ۷۹ ش

ضلع میانوالی:- میانوالی۔ داؤد خیل ضلع شیخوپورہ:- شیخوپورہ۔ سانگلہ ہل۔

ضلع لائلپور:- لائلپور شہر چک ۲۷۶ ر ب گوکھووال۔ چک ۸۴ ر ب سرشمیر روڈ۔ چک ۲۳۳ ج ب دھیرکے۔ چک ۶۲ گ ب شرقی۔ چک ۱۰۸ چوہدریوالہ۔ سمندری۔ چک ۵۲۸ گ ب ماڑیوالہ چک جھمرہ۔ ضلع لاہور:- لاہور شہر (اوسط تمام حلقہ جات) بھاٹی گیٹ (لاہور) بھاٹی گیٹ (لاہور) دار الذکر (لاہور)۔ مصر پیور (لاہور) سلطانپورہ (لاہور) سنت نگر (لاہور) سول لائن (لاہور) کینال پارک (لاہور) ماڈل ٹاؤن (لاہور) مدینہ کالونی (لاہور) قصور۔ راجہ جنگ۔ نانوڈوگر۔ مزنگ (لاہور) مغلپورہ (لاہور)

ضلع گوجرانوالہ:- گوجرانوالہ۔ چک چٹھہ۔ رسول نگر۔ مہنکے۔ ہیڈ خانکی۔

ضلع سیالکوٹ:- چونڈہ۔ بن باجوہ۔ تلونڈی بھڈراں۔ نانوالی میانوالی۔

ضلع جہلم:- بھون ضلع گجرات:- سرائے عالمگیر۔ کالرہ کلاں۔ بادموسے

کڑیالہ۔ انجینئرنگ سکول۔ ضلع راولپنڈی:- چونترہ

آزاد کشمیر:- میرپور منگلا ڈیم۔ ڈلیاد جبال ضلع اٹک:- کمران

گلگت ایجنسی:- گلگت ضلع پشاور:- رسالپور۔ پشاور

ضلع کوہاٹ:- پاڑہ چنار ضلع پشاور:- پیران غائب۔ جہانیاں

ضلع ساہیوال:- ساہیوال۔ اوکاڑہ۔ صدر گوگیرہ۔ منڈی ہیرا سنگھ

ضلع بہاولنگر:- فورٹ عباس ضلع رحیم یار خان۔ ڈھڈی سٹیشن۔ چک ۳۳ این پی منجر پور

چک ۶۵ پی۔ ضلع سکھر:- روہڑی۔ کوٹ سبزل۔ شکارپور

ضلع جیکب آباد:- شریف مغلاں ضلع لاڑکانہ:- لاڑکانہ۔ الور آباد

ضلع نواب شاہ:- گوٹھ سردار محمد۔ دیہہ پیپا پٹ۔

بلوچستان:- فورٹ سنڈیمن

مشرقی پاکستان:- نراین گنج۔ فاضل پور۔ فرید پور۔ پاد تی پور

۳- چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا کر دیا۔ لیکن چندہ عام وحصہ آمد کی وصولی اسّی فیصدی سے کم ہے

ضلع جھنگ:- چک ۲۰ گھگ ضلع سرگودھا:- چک ۳۸ خ

ضلع لائلپور:- چک ۱۳۳ ر ب ساہووالا۔ چک ۲۶ ج ب کلاں۔ چک ۶۱ ج ب دھرورڈ۔ چک ۲۸۵ گ ب

چک ۱۲ گ ب ضلع لاہور:- دکھ شیخ کوٹ

ضلع شیخوپورہ:- چک ۱۶ جیہ۔ سورے۔

ضلع گوجرانوالہ:- جان۔ قلعہ شگھیاں آزاد کشمیر:- باغ

ضلع پشاور:- بازید خیل۔ ضلع ڈیرہ غازیخان:- کوٹ گاس

ضلع ملتان:- چک ۲۳ ڈبلیو بی۔ ضلع ساہیوال:- ہڑپہ

ضلع بہاولپور:- بستی طاہر خان۔ ضلع لاڑکانہ:- گوٹھ جام خان

ضلع حیدرآباد:- نجو ویرو۔ مشرقی پاکستان:- محمود نگر

دعائے مغفرت

میری والدہ صاحبہ مسماۃ غلام فاطمہ صحابیہ بیوہ میاں احمد دین زرگر مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عرصہ ایک ماہ سے بیمار تھیں۔ کراچی ہسپتال میں زیر علاج تھیں۔ یکم مئی ۶۸ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والدہ مرحومہ نہایت مخلص نیک صوم وصلوٰۃ کی پابند۔ اور مہمان نواز نیز امام وقت کی آواز پر لبیک کہنے والی تھیں۔ حضرت احمد جان صاحب پشاوری صحابی مرحوم کی بیٹی۔ خود بھی ان کو صحابیہ ہونے کا شرف حاصل تھا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم کے ساتھ ان کا انجام بخیر کیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت طبیعت کی خرابی کے باوجود نماز جنازہ قبل نماز جمعہ ۱۰ مئی ۶۸ء پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں صحابیوں کے قطعہ میں والدہ مرحومہ کو امانتاً دفن کیا گیا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور اپنی حفظ وامان میں رکھے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ آمین۔

(میاں منیر الدین درگر مینہ جیولرز۔ غلہ منڈی ربوہ)

۲- میاں محمد حسین صاحب کشمیری آف گھٹیالیاں بعمر ۱۱۰ سال دو تین ماہ بیمار رہنے کے بعد ۵ مئی ۶۸ء کو فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ بڑے دلیر نڈر اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ مرحوم کی اولاد نرینہ کوئی نہیں۔ آپ کی بیوہ ابھی زندہ ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کا حامی وناصر ہو۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔

(سید غلام احمد نثار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھٹیالیاں)

۳- میری اہلیہ صاحبہ بعارضہ کینسر کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۳ مئی ۶۸ء کو بروز جمعۃ المبارک وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی روز بعد نماز جمعہ دار الذکر میں نماز جنازہ ہوئی۔ جس کے بعد قریبی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

(نذیر احمد انجینئر "الامین" نزد سیم کولڈ اسٹوریج اقبال روڈ لاہور)

درخواست ہائے دعا

۱- میری بیٹی امۃ الرشید کا اپریشن ہفتہ کو لائلپور ہسپتال میں ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ لیکن ابھی بچی کمزور ہے۔

(خاکسار محمد اسحاق احمدیہ ماڈرن سٹور ربوہ)

۲- خاکسار کی والدہ صاحبہ اور بھتیجی بیمار ہے۔ (مبشر احمد بٹ لاہور)

۳- میری والدہ صاحبہ دس بارہ دن سے بیمار چلی آ رہی ہیں نیز میری چھوٹی بہن بعارضہ تا بخار بیمار ہے۔ (مبشر احمد طاہر متعلم ایم ٹی۔ آئی۔ ٹی سکول ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمادیں

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ویٹ کانگ نے امریکی فوجی اڈہ پر قبضہ کر لیا

سائیگون ۱۴ مئی۔ دس ہزار ویٹ کانگ گوریلوں اور شمالی ویٹ نام کی فوج نے ایک ہفتہ قبل جنوبی ویٹ نام کے دارالحکومت سائیگون پر جو حملہ کیا تھا اس کا زور اب ٹوٹ گیا ہے اور وہ کامیاب حملہ کے بعد واپس جا رہے ہیں۔ ایک امریکی ترجمان نے دعوٰے کیا ہے کہ دس ہزار میں سے پانچ ہزار حملہ آوروں کو یا تو ہلاک کر دیا گیا ہے یا گرفتار کر لیا گیا۔

قبل ازیں قومی محاذ آزادی نے اعلان کیا تھا کہ امریکہ کے ۲۵ ہزار فوجی چھاپہ ماروں سے لڑائی میں مصروف ہیں۔ کل صبح بھی چار گھنٹے تک لڑائی ہوئی جس میں فریقین کے ایک ہزار افراد ہلاک ہوئے۔ دریں اثنا گوریلوں نے آج سائیگون سے تین سو میل دور شمال میں ایک امریکی اڈے پر اچانک حملے کر کے اس پر قبضہ کر لیا اس موقعہ پر اڈے پر سے پرواز کرتے وقت ایک امریکی طیارہ گر کر تباہ ہو گیا اور اس میں سوار تمام امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔

مذاکرات میں امریکہ کا رویہ سخت ہو گیا

پیرس ۱۴ مئی۔ پیرس میں کل امریکہ اور شمالی ویٹ نام میں قیام امن کے لئے تاریخی مذاکرات شروع ہو گئے۔ ایک امریکی ترجمان کے مطابق بات چیت خوشگوار ماحول میں ہوئی۔ مذاکرات کا پہلا اجلاس تین گھنٹے سے زیادہ عرصہ جاری رہا۔ اور اس میں امریکی نمائندہ ایورل ہیری مین نے سخت رویہ اختیار کیا۔ بات چیت بدھ کو دوبارہ ہو گی۔

بات چیت کے آغاز پر امریکی وفد کے سربراہ ایورل ہیری مین نے شمالی ویٹ نام وفد کے قائد آکسون تھوئے سے بڑی بے رخی سے پوچھا کہ ویٹ نام میں قیام امن کے لئے آپ کس قدر تحمل کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ مسٹر ہیری مین نے الزام لگایا کہ شمالی ویٹ نام بھاری مقدار میں جنگی سامان اور فوجیں جنوبی ویٹ نام بھیج رہا ہے اور غیر فوجی علاقے میں بھی فوجی کارروائیاں کر رہا ہے۔ امریکہ کے ایک ترجمان کے مطابق مسٹر ہیری مین نے یہ بھی کہا کہ امریکہ صدر جانسن کی طرف سے شمالی ویٹ نام پر بمباری بند کرنے کے بعد شمالی ویٹ نام کی طرف سے بھی اسی قسم کے اقدام کی توقع کرتا رہا ہے مگر اسے مایوسی ہوئی۔

امریکی مندوب نے کہا کہ امریکہ جنوبی ویٹ نام کے لوگوں کے حق خود ارادیت کی حفاظت کا تہیہ کر چکا ہے۔ تاکہ وہ کسی بیرونی مداخلت کے بغیر اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کر سکیں۔ ۱۹۵۴ء کا جنیوا سمجھوتہ ویٹ نام میں قیام امن کی مستحکم بنیاد بن سکتا ہے۔ جہاں تک دونوں ویٹ ناموں کے اتحاد کا سوال ہے۔ اس کا فیصلہ عوام ہی کر سکتے ہیں۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ دونوں فریق اپنی اپنی فوجوں کو ایک دوسرے سے جدا کریں۔ تاکہ وہاں جنگ بندی ہو سکے۔ انہوں نے امریکہ کی اس پیش کش کو دہرایا کہ اگر جنوبی ویٹ نام میں جنگ ختم ہو جائے تو امریکہ وہاں سے اپنی فوجیں نکالنے کو تیار ہے۔ امریکہ ویٹ نام میں ہمیشہ موجود رہنے کی خواہش نہیں رکھتا اور اس نے وہاں جو تعمیری کام کیا۔ وہ سب ویٹ نامی عوام کے حوالے کر دیا گیا ہے۔

پیرس میں مکمل ہڑتال

پیرس ۱۴ مئی۔ فرانس میں ۲۴ گھنٹے کی عام ہڑتال شروع ہو گئی۔ پیرس میں عام نظم و نسق تقریباً مفلوج ہو گیا ہے۔ بجلی، پانی، تار، ٹیلی فون، ریلوے اور دوسری تمام ضروری سروسیں معطل ہو گئی ہیں۔ شہر میں طلبہ، مظاہرین پولیس سے لڑائی مول رہے ہیں۔ پیرس کے باخبر ذرائع نے الزام لگایا ہے کہ اس ہڑتال کی پشت پر بائیں بازو کے کمیونسٹوں کا ہاتھ ہے۔ جو غیر ملکی عناصر کے اشارہ پر امریکہ اور شمالی ویٹ نام کی بات چیت کو ناکام بنانا چاہتے ہیں۔ طلبہ نے اعلان کیا ہے کہ جب تک وزیر داخلہ اور پولیس کے سربراہ مستعفی نہیں ہوں گے ان کی مہم جاری رہے گی۔

عوام سے رابطہ مہم شروع کرنے کی ہدایت

راولپنڈی ۱۴ مئی۔ صدر ایوب نے مرکزی وزراء کو ہدایت کی ہے کہ وہ ملک کا وسیع دورہ کریں اور عوام سے براہ راست رابطہ قائم کر کے ان کے مسائل معلوم کریں تاکہ انہیں حل کیا جا سکے۔ اس بات کا انکشاف پارلیمانی سیکرٹری دفاع و کیبنٹ ڈویژن مسٹر محمد قاسم ملک نے کیا وہ قومی اسمبلی کے وقفہ سوالات کے دوران اپوزیشن کے مسٹر مخلص الزمان خان کے ایک سوال کا جواب دے رہے تھے۔

امتحانی پرچوں کے انکشاف کی تحقیقات کا حکم

لاہور ۱۴ مئی۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ نے کہا ہے کہ وہ ثانوی تعلیمی بورڈ کے انٹرمیڈیٹ کے امتحانی پرچوں کے قبل از وقت انکشاف کے واقعہ کی تحقیقات کا حکم دیں گے۔ وہ کراچی سے واپسی پر لاہور کے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں کے سوالات کا جواب دے رہے تھے۔ اس سے قبل ہوائی اڈہ پر ان کا استقبال کیا گیا۔ گورنر نے یقین دلایا کہ تحقیقات کے نتیجہ میں جو لوگ مجرم قرار پائے گئے۔ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

ایک اخبار نویس نے ان کی توجہ اس بات کی طرف دلائی کہ چینی اس وقت ڈھائی روپے سیر فروخت ہو رہی ہے۔ گورنر نے جواب دیا کہ اس ماہ کے آخر یا آئندہ ماہ کے شروع میں صورت حال بہتر ہو جائے گی۔ کیونکہ اس وقت تک درآمدی چینی ملک میں پہنچنا شروع ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ راشن ڈپوؤں پر چینی ایک روپیہ ۶۲ پیسے فی سیر کے حساب سے فروخت ہوتی رہے گی۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوراً طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

اعلان گمشدگی

۱۔ نعیم اللہ ولد شیخ حمید اللہ صاحب محلہ دارالرحمت غربی ربوہ تعمیر ۱۵ سال مورخہ ۱۲/۵/۶۸ بروز اتوار سے گم ہے۔ مذکور جماعت ششم کا طالب علم ہے سکول پڑھنے کے لئے گیا تھا مگر گھر واپس نہیں آیا۔ اس بچے کا حلیہ درج ذیل ہے:۔

قد ۴½ فٹ، رنگ گورا، کالی پینٹ، بوسکی کی سفید قمیص۔ چپل پہنے ہوئے ہے ماتھے پر پھلی بیری کا نشان ہے۔ جس صاحب کو ملے نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

۲۔ میرا لڑکا ناصر احمد سلیم عرصہ دو ماہ سے مفقود الخبر ہے۔ کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو اس پتہ پر تحریر فرمائیں۔

(قاضی دین محمد۔ مکان نمبر ۱۱۹/۱۱۰ محلہ دارالیمن ربوہ۔ ضلع جھنگ)

معیاری ملبوسات کیلئے

ہمارے ہاں تشریف لائیں

موسم گرما کے لئے ہر قسم کی

بہترین پرنٹ و ایلیں ولون اور سن فرائز

خوش نما رنگوں میں

مومن کلاتھ ہاؤس سے خریدیئے

خواجہ عبدالمومن

مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار۔ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق!

روزنامہ الفضل ربوہ

منیجر

سے خط و کتابت کیا کریں۔

غریبوں میں تواضع انکسار اور شکر کا مادہ زیادہ پایا جاتا ہے

اسی لئے دین کی خدمت کا موقع غریبوں کو زیادہ ملتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تواضع انکسار اور شکر کے مادہ کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"میں نے دیکھا ہے غریبوں میں تواضع اور انکسار زیادہ پایا جاتا ہے اسی لئے انبیاء کی جماعتوں میں عموماً غریب ہی شامل ہوتے ہیں۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ خدا انہیں غریب رکھنا چاہتا ہے۔ بلکہ خدا ان غریبوں کو اس لئے دین کی خدمت کا موقع دیتا ہے کہ ان میں حرص نہیں ہوتی اور شکر کا مادہ ان میں زیادہ ہوتا ہے بے شک وہ لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو امراء ہیں اور مخلص ہیں، اور وہ لوگ بھی پائے جاتے ہیں جن پر باؤ ڈالا جائے تو مان جاتے ہیں لیکن وہ لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو چندوں سے کھسکتے رہتے ہیں اور پھر جہاں بیٹھیں گے کہیں گے کہ بڑی مصیبت ہے۔ ہر وقت چندہ ہی چندہ مانگا جاتا ہے وہ غریب آدمی جو پچیس روپے کما کر چندہ دے رہا ہوتا ہے وہ حیران ہوتا ہے کہ اڑھائی ہزار روپیہ لے کر بھی کیوں چندہ نہیں دے سکتا۔ ان لوگوں اور خرابیوں سے بچنے کا واحد ذریعہ یہی ہوتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے انعامات کی قدر کرے اور اس کے احسانوں کو یاد رکھے لیکن جب وہ کہتا ہے

اِنَّمَآ اُوْتِیْتُہٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ

مجھے جو کچھ ملا ہے اپنی کوشش اور علم کی وجہ سے ملا ہے یا جب وہ کہتا ہے کہ ہم تو پہلے ہی مر رہے ہیں۔ ہم دین کے لئے روپیہ کہاں سے لیں، یا کہتا ہے بڑی مصیبت آگئی ہر وقت چندے ہی چندے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے تو اس وقت وہ خدائی برکات سے محروم ہو جاتا ہے خدائی برکات سے وہ اسی وقت حصہ لے سکتا ہے جب اسے ایک پیسہ بھی ملتا ہے تو وہ اسے خدائی انعام سمجھتا ہے۔ یا پندرہ کی بجائے اسے بیس روپے ملتے ہیں تو وہ ان پانچ روپوں کی زیادتی کو خدا تعالیٰ کا انعام سمجھتا ہے۔ پھر اسے سو روپیہ ملتا ہے تو وہ سو کو خدا تعالیٰ کا احسان سمجھتا ہے ہزار روپیہ ملتا ہے تو وہ ہزار کو خدا تعالیٰ کا احسان سمجھتا ہے پندرہ سو روپیہ ملتا ہے تو وہ ان پندرہ سو کو خدا تعالیٰ کا احسان سمجھتا ہے ایسے شخص کے واہمہ اور گمان میں بھی نہیں آسکتا کہ اگر مجھ سے دین کی خدمت کے لئے کسی چندے کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو یہ ایک مصیبت ہے جو مجھ پر آگئی کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میرے پاس جو کچھ ہے اسی کا ہے میرا اپنا کچھ نہیں جب تمہارے پاس کوئی شخص امانت رکھتا ہے اور پھر وہ تم سے مانگنے آجاتا ہے تو کیا تم اس امانت کی واپسی کو مصیبت سمجھتے ہو؟ اسی طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے جو روپیہ تمہیں ملتا ہے اگر تم اس کے متعلق اپنے دلوں میں یہ یقین اور ایمان پیدا کرو کہ وہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے تمہیں دیا ہے تو تم خدا کے لئے اس روپیہ کو خرچ کرنے میں کبھی دریغ نہ کرو۔ کیونکہ تم سمجھو کہ یہ میری چیز نہیں تھی بلکہ اسی کی تھی ..... دنیا میں تو امانت رکھنے والے اپنی ساری امانت واپس لے لیتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنی امانت میں سے ہمیشہ ایک حصہ مانگتا ہے سارا نہیں مانگتا پس وہ تو امانت دار ہی نئی قسم کا ہے اس کے مانگنے پر جو شخص ناراض ہوتا ہے وہ بڑا ہی ذلیل اور رذیل قسم کا انسان ہے۔ اس نے رات دن خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھایا۔ پھر کسی موقع پر اگر اس نے ایک آدھ چیز مانگ لی تو اس نے شور مچانا شروع کر دیا کہ مجھ پر ظلم کیا جا رہا ہے۔ حقیقتاً یہ تمام باتیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی ناقدری اور ناشکری سے پیدا ہوتی ہیں اس لئے خدا تعالیٰ بارہا کہتا ہے کہ میری نعمتوں کا شکر ادا کرو اور میرے احسانات کو یاد رکھو جب انسان ہر چیز کو خدا تعالیٰ کا احسان سمجھتا اور اس کی نعمتوں کی قدر کرتا ہے تو اسے سارا دین مل جاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۲۳۹-۲۴۰)

اعلان

مورخہ ۳ مئی کو گول بازار سے دارالرحمت جاتے ہوئے ایک سویٹر گر گئے ہیں اگر کسی صاحب کو ملے ہوں تو ازراہ مہربانی ۲۱/۸ دارالرحمت میں پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ دس روپے نقد انعام دیا جائے گا۔ نعیم احمد عابد
۲۱/۸ دارالرحمت ربوہ ضلع جھنگ

مجالس انصار اللہ اضلاع لائل پور و سرگودھا کے اجتماعات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خاص ارشاد کے ماتحت مجالس انصار اللہ اضلاع لائل پور و سرگودھا کے اجتماع علی الترتیب ۷ و ۸ جون و ۱۴ و ۱۵ جون ۱۹۶۸ء لائل پور اور سرگودھا میں منعقد ہوں گے۔ ان اجتماعات کا پروگرام انشاء اللہ العزیز نماز جمعہ کے بعد شروع ہوگا۔ اور قریباً ۲ گھنٹے جاری رہے گا۔ دونوں اجلاس زیادہ تر مشاورتی ہوں گے اور انصار اللہ کے عہدیداروں سے ان کے کام کا جائزہ لیا جائے گا۔ نیز ایسی تجاویز زیر غور آئیں گی جن پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں انصار اللہ کی کارکردگی پر خوشگوار اثر پڑ سکے۔ مرکز سے ہر دو اجتماعات میں پانچ پانچ احباب کے وفود شامل ہوں گے۔ انشاء اللہ ہر دو اضلاع کی تمام مجالس انصار اللہ کے زعماء لازمی طور پر اپنے اپنے ضلع کے اجتماع میں شریک ہوں گے۔ اگر کسی خاص وجہ سے زعیم صاحب خود نہ آسکیں تو وہ اپنا نمائندہ بھیج سکتے ہیں مگر نمائندہ ایسا ہو جو انصار اللہ کے کام کے بارے میں اپنی مجلس کی پوری نمائندگی کر سکے ـــــ لائل پور شہر و سرگودھا شہر کے تمام انصار کی حاضری لازمی ہوگی۔ ہر دو اضلاع کے امراء ناظمین اضلاع، زعماء زعماء اعلیٰ اور مربیان سلسلہ سے درخواست ہے کہ ان اجتماعات کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق کامیاب بنانے میں مجلس انصار اللہ کے ساتھ پورا تعاون فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ان اجتماعات میں ناظمین اضلاع کا انتخاب بھی ہوگا۔ انشاء اللہ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

فوری ضرورت

وقف جدید انجمن احمدیہ میں ایک نئی اسامی نائب ناظم برائے اطفال قائم کی گئی ہے۔ جس کے لئے فوری طور پر مخلص، مستعد، اور دفتری خط و کتابت کا تجربہ رکھنے والے دوست کی ضرورت ہے۔ خدمت دین کا شوق رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں جلد از جلد محترم صدر صاحب وقف جدید کے نام دفتر وقف جدید میں ارسال فرمائیں۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ ملک رسول بخش صاحب آف ڈیرہ غازیخاں کی وفات

ہمشیرہ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ محترم ملک رسول بخش صاحب آف ڈیرہ غازی خان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم صوفی غلام محمد صاحب امرتسری کی بیٹی تھیں ۱۱ مئی ۱۹۶۸ء کو رات نو بجے شام اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے ڈیرہ اسماعیل خان میں وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ ڈیرہ اسماعیل خان میں اپنے صاحبزادے عزیزم مکرم میجر بشارت احمد صاحب کے پاس رہتی تھیں۔ عزیز موصوف ان کا جنازہ ۱۲ مئی کو ڈیرہ اسماعیل خان سے ربوہ لائے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں مرحومہ کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی شمس الدین صاحب فاضل نے دعا کرائی۔ اس موقعہ پر مرحومہ کی بیٹی عزیزہ صادقہ فضل، داماد عزیزم شیخ فضل احمد صاحب بھتیجے صوفی محمود احمد صاحب ایڈیشنل کمشنر سرگودھا ڈویژن اور دیگر لواحقین ربوہ پہنچ گئے تھے۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں اور بہت بزرگ خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے انہیں رؤیا، کشوف کی نعمت سے بھی نوازا تھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین اللھم آمین۔

شیخ محمد الدین ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر عام
صدر انجمن احمدیہ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴